سوال

(9) شریعت الٰہیہ کا نفاذ اور غیر شرعی قوانین کا انکار واجب ہے

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

شریعت الٰہیہ کا نفاذ اور غیر شرعی قوانین کا انکار واجب ہے

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ایک مختصر رسالہ اور ضروری نصیحت ہے جس کا موضوع ہے ''شریعت الٰہیہ کا نفاذ اور غیر شرعی قوانین کا انکار واجب ہے'' یہ رسالہ میں نے یہ دیکھ کر لکھا ہے کہ اس زمانے میں بعض لوگ اللہ تعالی کی شریعت کے بجائے دیگر احکام وقوانین کو اپنائے ہوئے ہیں اور وہ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ (ﷺ) کو چھوڑ کر نجومیوں، کاہنوں، بادیہ نشین خاندانوں کے سربراہوں اور وضعی قوانین کے ماہروں سے وابستہ ہیں۔ کچھ لوگوں کا یہ طرز عمل جہالت کی وجہ سے ہے جب کہ کچھ لوگوں کا یہ طرز عمل اللہ تعالی کے رسول (ﷺ) سے عناد اور دشمنی پر مبنی ہے۔ امید ہے کہ میری یہ نصیحت جاہلوں کے لئے باعث علم، غافلوں کے لئے موجب نصیحت اور بندگان الٰہی کے لئے صراط مستقیم پر استقامت کا سبب قرار پائے گی، ارشاد باری تعالی ہے:

وَذَكِّرْ فَإِنَّ الذِّكْرَىٰ تَنفَعُ الْمُؤْمِنِينَ 55 ... سورة الذاريات

''اور نصیحت کرتے رہیں یقینا یہ نصیحت مومنوں کو نفع دے گی۔''

اور فرمایا:

وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ لَتُبَيِّنُنَّهُ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُونَهُ 187 ... سورة آل عمران

''اور جب اللہ تعالی نے اہل کتاب سے عہد لیا کہ (اس کتاب میں جو کچھ لکھا ہے) اسے صاف صاف بیان کرتے رہنا اور اس (کی کسی بات) کو نہ چھپانا۔''

اللہ تعالی ہی سے دعا ہے کہ وہ اس سے نفع پہنچائے، مسلمانوں کو توفیق بخشے کہ وہ اس کی شریعت کی پابندی کریں، اس کی کتاب کے احکام وقوانین کو نافذ کریں اور نبی کریم حضرت محمد ﷺ کی سنت مطہرہ کی پیروی کریں۔

برداران اسلام!

اللہ تعالیٰ نے جنوں اور انسانوں کو اپنی عبادت کے لئے پیدا فرمایا ہے جیسا کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے :

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ ٥٦ ... سورة الذاريات

''اور میں نے جنوں اور انسانوں کو صرف اس لئے پیدا کیا کہ وہ صرف میری عبادت کریں۔''

اور فرمایا :

وَقَضَىٰ رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا ٢٣ ... سورة الإسراء

''اور تمہارے پروردگار نے فیصلہ دے دیا ہے کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرتے رہو۔''

نیز فرمایا :

وَاعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا ٣٦ ... سورة النساء

''اور اللہ تعالیٰ ہی کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ بناؤ اور ماں باپ کے ساتھ احسان کرو۔''

حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ میں گدھے پر نبی کریم ﷺ کے پیچھے سوار تھا، آپ ﷺ نے فرمایا ''معاذ! کیا تمہیں معلوم ہے کہ اللہ کا بندوں پر اور بندوں کا اللہ پر کیا حق ہے؟ ''میں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا ''اللہ کا بندوں پر یہ حق ہے کہ وہ اس کی عبادت کریں اور کسی چیز کو اس کا شریک نہ بنائیں اور بندوں کا اللہ پر یہ حق ہے کہ جو اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ بنائیں، وہ انہیں عذاب نہ دے۔''میں نے عرض کیا ''یارسول اللہ! کیا میں لوگوں کو یہ بشارت نہ سنادوں؟ ''فرمایا ''نہیں، انہیں مشارت نہ سناؤ ورنہ وہ اسی پر توکل کرکے بیٹھ جائیں گے؟'' (بخاری ومسلم)

علماءؒ نے عبادت کی تعریف میں کئی اقوال ذکر کئے ہیں، ان میں سب سے جامع تعریف وہ ہے جو شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ نے ان الفاظ بیان فرمائی ہے کہ ''عبادت ان تمام ظاہری وباطنی اقوال واعمال کا ایک جامع نام ہے جنہیں اللہ تعالی پسند فرماتا اور جن سے خوش ہوتا ہے۔ ''اس کے معنی یہ ہیں کہ عبادت کا تقاضا یہ ہے کہ انسان امر، نہی، اعتقاد، قول اور عمل ہر ہر اعتبار سے اللہ تعالی کے لئے کامل اطاعت وفرماں برداری کو اختیار کرے۔ اس کی زندگی اللہ تعالی کی شریعت پر استوار ہو، اللہ تعالی نے جسے حلال قرار دیا ہے، اسے حلال اور جسے حرام قرار دیا ہے، اسے حرام سمجھے۔اپنے سیرت وکردار اور اعمال وافعال میں اللہ تعالی کی شریعت کی پابندی کرے اور اس سلسلہ میں نفسیاتی خواہشات سے دور رہے اور یہ حکم سب کے لئے ہے خواہ فرد ہو یا معاشرہ، مرد ہو یا عورت۔ یاد رہے وہ شخص اللہ تعالی کا عبادت گزار کہلانے کا مستحق نہیں ہے جو زندگی کے بعض پہلوؤں میں تو اپنے رب کے حکم کی اطاعت کرے اور بعض دیگر پہلوؤں میں وہ اللہ تعالی کی بجائے مخلوق میں سے کسی کے حکم کی پابندی کرے، جیسا کہ اس کی تائید حسب ذیل ارشاد باری تعالیٰ سے ہوتی ہے :

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ٦٥ ... سورة النساء

''تمہارے پروردگار کی قسم یہ لوگ اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتے جب تک کہ اپنے تنازعات (تمام اختلافات) میں تمہیں منصف نہ بنائیں اور پھر جو فیصلہ تم کردو اس سے اپنے دل میں تنگ نہ ہوں بلکہ اس کو خوشی سے مان لیں۔''

نیز درج ذیل ارشاد باری تعالیٰ سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے :

أَفَحُكْمَ الجـٰهِلِيَّةِ يَبغونَ وَمَن أَحسَنُ مِنَ اللَّهِ حُكمًا لِقَومٍ يوقِنونَ ﴿٥٠﴾... سورة المائدة

''کیا یہ لوگ پھر سے زمانہ جاہلیت کے حکم اور فیصلہ کے خواش مند ہیں اور جو لوگ یقین رکھتے ہیں، ان کے لئے اللہ تعالیٰ سے اچھا حکم اور فیصلہ کس کا ہے ؟''

اسی طرح رسول اللہ ﷺ نے جو یہ فرمایا ہے تو اس سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے کہ ''تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک اس کی خواہش اس دین کے تابع نہیں ہوجاتی، جسے میں لے کر آیا ہوں۔ ''آدمی کا ایمان صرف اس صورت مین مکمل ہوسکتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے ،چھوٹے بڑے معاملہ میں اللہ تعالی کا فیصلہ پر راضی ہو اور زندگی کے ہر معاملہ میں خواہ اس کا تعلق جان سے ہو یا مال سے یا عزت وآبرو سے ، فیصلہ کے لئے صرف اللہ تعالیٰ کی شریعت کی طرف رجوع کرے ، ورنہ وہ اللہ کا نہیں غیر اللہ کا پجاری ہوگا۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے :

وَلَقَد بَعَثنا فى كُلِّ أُمَّةٍ رَسولًا أَنِ اعبُدُوا اللَّهَ وَاجتَنِبُوا الطّـٰغوتَ ﴿٣٦﴾... سورة النحل

''اور ہم نے ہر امت میں رسول بھیجا کہ لوگو!اللہ ہی کی عبادت کرو اور بتوں (کی پرستش) سے اجتناب کرو۔''

جو شخص اللہ سبحانہ وتعالی کے سامنے سر اطاعت جھکادے (یعنی سر تسلیم خم کردے) اور اس کی وحی سے اپنے مقدمات کا فیصلہ کرائے تو وہ اللہ تعالی کا عبادت گزار ہے اور جو شخص غیر اللہ کے سامنے سر اطاعت جھکادے اور غیر شریعت سے فیصلے کرائے تو اس بے بتوں کی عبادت کی اور ان کی اطاعت وبندگی اختیار کی، جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے :

أَلَم تَرَ إِلَى الَّذينَ يَزعُمونَ أَنَّهُم ءامَنوا بِما أُنزِلَ إِلَيكَ وَما أُنزِلَ مِن قَبلِكَ يُريدونَ أَن يَتَحاكَموا إِلَى الطّـٰغوتِ وَقَد أُمِروا أَن يَكفُروا بِهِ وَيُريدُ الشَّيطـٰنُ أَن يُضِلَّهُم ضَلـٰلًا بَعيدًا ﴿٦٠﴾... سورة النساء

''کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو دعوی تو یہ کرتے ہیں کہ جو (کتاب) تم پر نازل ہوئی اور جو (کتابیں) تم سے پہلے نازل ہوئیں ان سب پر ایمان رکھتے ہیں اور چاہتے یہ ہیں کہ اپنا مقدمہ غیر اللہ کے پاس لے جاکر فیصلہ کرائیں حالانکہ ان کو حکم دیا گیا تھا کہ شیطان کا انکار کریں اور شیطان تو یہ چاہتا ہے کہ ان کو بہکا کر (سیدھے) راستے سے دور ڈال دے۔''

عبودیت صرف اللہ وحدہ ہی کے لئے ہے لہذا طاغوت کی عبادت سے اور اس سے مقدمات کا فیصلہ کرانے سے اظہار برات کرنا کلمہ شہادت کا تقاضا ہے، جس میں آدمی یہ گواہی دیتا ہے کہ اللہ وحدہ لاشریک لہ کے سوا کوئی معبود (برحق) نہیں اور حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔ اللہ سبحانہ وتعالی تمام لوگوں کا رب اور معبود ہے، وہی ان کا خالق ہے، وہی انہیں حکم دیتا اور منع کرتا ہے، وہی موت وحیات کا مالک ہے، وہی ان سے حساب لے گا اور جزا و سزا دے گا لہذا صرف اور صرف وہی مستحق عبادت ہے، اس کے سوا کوئی اور عبادت کا مستحق نہیں، ارشاد باری تعالی ہے :

أَلا لَهُ الخَلقُ وَالأَمرُ... ﴿٥٤﴾... سورة الاعراف

''یاد رکھو!اللہ ہی کے لئے خاص ہے خالق ہونا اور فرماں روائی کرنا (یعنی حاکم ہونا)''

جس طرح خالق صرف اللہ وحدہ ہے ، اس طرح آمر بھی صرف وہی ہے اور اس کے امر کی اطاعت واجب ہے۔ اللہ تعالی نے یہودیوں کے حالات ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ انہوں نے اللہ تعالی کو چھوڑ کر اپنے علماء ومشائخ کو اپنا رب بنالیا تھا کیونکہ وہ جب اللہ تعالی کے حرام کردہ کو حلال اور حلال کردہ کو حرام قرار دے دیتے تو یہودی ان کی اطاعت کرتے تھے ، ارشاد باری تعالی ہے :

اتَّخَذوا أَحبارَهُم وَرُهبـٰنَهُم أَربابًا مِن دونِ اللَّهِ وَالمَسيحَ ابنَ مَريَمَ وَما أُمِروا إِلّا لِيَعبُدوا إِلـٰهًا و‌ٰحِدًا لا إِلـٰهَ إِلّا هُوَ سُبحـٰنَهُ عَمّا يُشرِكونَ ﴿٣١﴾... سورة التوبة

''انہوں نے اپنے علماء اور مشائخ اور مسیح ابن مریم کو اللہ کے سوا رب بنالیا حالانکہ ان کو یہ حکم دیا گیا تھا کہ اللہ واحد کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں، اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور ان لوگوں کے شریک مقرر کرنے سے پاک ہے۔''

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے یہ گمان کیا کہ علماء ومشائخ کی عبادت شاید یہ ہے کہ ان کے نام پر ذبح کیا جائے یا ان کے نام کی نذر مانی جائے یا انہیں رکوع و سجود کیا جائے، اس لئے جب وہ مسلمان ہونے کے لئے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاظر ہوئے اور انہوں نے آپ کو اس آیت کریمہ کی تلاوت کرتے ہوئے سنا تو عرض کیا ''یا رسول اللہ! ہم۔۔۔یعنی عیسائی کیونکہ اسلام سے قبل حضرت عدی کا تعلق عیسائیت سے تھا۔۔۔ان کی عبادت تو نہیں کرتے تھے۔''تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا''کیا یہ بات نہ تھی کہ اللہ تعالی نے جن اشیاء کو حلال قرار دیا تھا، علماء و مشائخ انہیں حرام قرار دے دیتے تھے تو تم لوگ بھی انہیں حرام سمجھنے لگ جاتے تھے اور وہ جب اللہ تعالی کی حرام کردہ اشیاء کو حلال قرار دیتے تھے تو تم لوگ بھی انہیں حلال سمجھنے لگ جاتے تھے؟''حضرت عدی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا''جی ہاں، یہ بات تو تھی۔''تو آپ نے فرمایا''بس یہی ان کی عبادت کرنا ہے۔''(احمد۔۔۔امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے)

حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس لئے تو اللہ تعالی نے فرمایا ہے: وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا إِلَـٰهًا وَاحِدًا ... سورة التوبة

''ان کو یہ حکم دیا گیا تھا کہ اللہ واحد کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں،''

یعنی اللہ تعالی جب کسی چیز کو حرام قرار دے دے تو وہ حرام ہے اور جس چیز کو حلال قرار دے دے بس وہی حلال ہے۔ اللہ تعالی جسے شریعت قرار دے اس کی پیروی کی جائے، وہ جو حکم دے اسے نافذ کیا جائے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور وہ ان لوگوں کے شریک مقرر کرنے سے پاک ہے یعنی وہ شرکاء، نظرا، اعوان، اضداد اور اولاد وغیرہ سے پاک ہے، اس کے سوا کوئی معبود ہے اور نہ رب!

(تفسیر ابن کثیر، ج ۲، ص: ۳۴۹) جب یہ حقیقت معلوم ہوگئی کہ اللہ تعالی کی شریعت سے اپنے مقدمات کے فیصلے چاہنا یہ اس شہادت کا تقاضا ہے کہ اللہ تعالی کے سوا کو معبود نہیں اور حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں تو اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ طاغوتوں، حکمرانوں اور نجومیوں وغیرہ سے اپنے فیصلے کرانا اللہ عزوجل کی ذات گرامی پر ایمان کے منافی ہے اور کفر، ظلم اور فسق ہے، چنانچہ اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا ہے: وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ فَأُولَـٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ ... سورة المائدة

''اور جو لوگ اللہ کے نازل فرمائے ہوئے احکام کے مطابق فیصلہ نہ کریں تو ایسے ہی لوگ کافر ہیں۔''

اور فرمایا:

وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيهَا أَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَالْأَنفَ بِالْأَنفِ وَالْأُذُنَ بِالْأُذُنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ وَالْجُرُوحَ قِصَاصٌ فَمَن تَصَدَّقَ بِهِ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهُ وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ فَأُولَـٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ 45 ... سورة المائدة

''اور ہم نے ان لوگوں کے لئے تورات میں یہ حکم لکھ دیا تھا کہ جان کے بدلے جان اور آنکھ کے بدلے آنکھ اور ناک کے بدلے ناک اور کان کے بدلے کان اور دانت کے بدلے دانت اور سب زخموں کا اسی طرح بدلہ ہے لیکن جو شخص بدلہ معاف کردے تو وہ اس کے لئے کفارہ ہوگا اور جو شخص اللہ کے نازل فرمائے ہوئے احکام کے مطابق حکم نہ دے تو ایسے ہی لوگ ظالم ہیں۔''

نیز فرمایا:

وَلْيَحْكُمْ أَهْلُ الْإِنجِيلِ بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ فِيهِ وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ فَأُولَـٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ 47 ... سورة المائدة

''اور اہل انجیل کو چاہیئے کہ جو احکام اللہ نے اس انجیل میں نازل فرمائے ہیں ان کے مطابق فیصلہ کریں اور جو اللہ کے نازل کئے ہوئے احکام کے مطابق فیصلہ نہ کریں تو ایسے لوگ

نافرمان ہیں۔''

اللہ تعالی نے بیان فرمایا ہے کہ اللہ تعالی کے نازل کردہ احکام کے بغیر حکم دینا جاہلوں کا حکم ہے۔ اللہ تعالی کے حکم سے روگردانی کرنا اس کی سزا اور اس کے لیے عذاب کا مستوجب ہے، جسے وہ ظالم لوگوں سے دور نہیں کیا کرتا۔ ارشاد باری تعالی ہے :

وَأَنِ احكُم بَينَهُم بِما أَنزَلَ اللَّهُ وَلا تَتَّبِع أَهواءَهُم وَاحذَرهُم أَن يَفتِنوكَ عَن بَعضِ ما أَنزَلَ اللَّهُ إِلَيكَ فَإِن تَوَلَّوا فَاعلَم أَنَّما يُريدُ اللَّهُ أَن يُصيبَهُم بِبَعضِ ذُنوبِهِم وَإِنَّ كَثيرًا مِنَ النّاسِ لَفـٰسِقونَ ٤٩ أَفَحُكمَ الجـٰهِلِيَّةِ يَبغونَ وَمَن أَحسَنُ مِنَ اللَّهِ حُكمًا لِقَومٍ يوقِنونَ ٥٠ ... سورة المائدة

''(اے نبی) !جو (حکم) اللہ نے نازل فرمایا ہے اسی کے مطابق ان میں فیصلہ کرنا اور ان کی خواہشوں کی پیروی نہ کرنا اور ان سے بچتے رہنا کہ کسی حکم سے جو اللہ نے تم پر نازل فرمایا ہے یہ کہیں تمہیں بہکا نہ دیں۔ اگر یہ نہ مانیں تو جان لو کہ اللہ چاہتا ہے کہ ان کے بعض گناہوں کے سبب ان پر مصیبت نازل کرے اور اکثر لوگ تو نافرمان ہیں۔ کیا یہ لوگ پھر سے زمانہ جاہلیت کے حکم پر خواہش مند ہیں اور جو لوگ یقین رکھتے ہیں ان کے لئے اللہ سے اچھا حکم کس کا ہے؟''

جو شخص اس آیت پر تدبر کرے تو اس کے سامنے یہ حقیقت واضح ہو جائے گی کہ اس فرمان کو کہ ''جو حکم اللہ نے نازل فرمایا ہے، اسی کے مطابق فیصلہ کیا جائے۔ ''آٹھ تاکیدوں کے ساتھ موکد فرمایا، جن کی تفصیل حسب ذیل ہے :

(۱) اے پیغمبر! ان کے درمیان صرف اسی کے مطابق فیصلہ کرنا جو اللہ نے نازل فرمایا ہے۔

(۲) لوگوں کی خواہشیں اور چاہتیں کسی حال میں بھی آپ کے اور اللہ کے حکم کے مطابق فیصلہ کرنے میں رکاوٹ نہ بنیں، چنانچہ فرمایا ''اور ان کی خواہشوں کی پیروی نہ کریں۔''

(۳) معاملہ قلیل ہو یا کثیر، چھوٹا ہو یا بڑا، اس میں اللہ تعالی کی شریعت کے بغیر فیصلہ کرنے سے منع کیا ہے چنانچہ فرمایا اور ان سے بچتے رہنا کہ کسی حکم سے جو اللہ نے تم پر نازل فرمایا ہے یہ کہیں تمہیں بہکا نہ دیں۔''

(۴) اللہ تعالی کے حکم سے روگردانی کرنا اور حکم الہی میں سے کسی چیز کو قبول نہ کرنا بہت بڑا گناہ ہے جو دردناک عذاب کا مستوجب ہے، چنانچہ ارشاد باری تعالی ہے کہ ''اگر یہ نہ مانیں تو جان لو کہ اللہ چاہتا ہے کہ ان کے بعض گناہوں کے سبب ان پر مصیبت نازل کرے۔''

(۵) حکم الہی سے اعراض کرنے والوں کی کثرت دیکھ کر بتلائے فریب نہ ہونے کی تلقین کی گئی ہے کیونکہ بندگان الہی میں شکرگزار تو کم ہی ہوتے ہیں، چنانچہ فرمایا

''اور اکثر لوگ تو نافرمان ہیں۔''

(۶) اللہ تعالی کے نازل کردہ حکم کے بغیر فیصلہ کرنے کو جاہلیت کے حکم سے تعبیر کیا گیا ہے، چنانچہ فرمایا

''کیا یہ لوگ پھر سے زمانہ جاہلیت کے حکم پر خواہش مند ہیں؟''

(۷) یہاں جو عظیم مقصود و مطلوب ہے اسے ان الفاظ میں بیان کیا گیا کہ اللہ کا حکم تمام احکام سے اچھا اور مبنی بر عدل وانصاف ہے، چنانچہ ارشاد ہے ''اور اللہ تعالی سے اچھا حکم کس کا ہے؟''

(۸) یقین کا تقاضا یہ ہے کہ یہ علم ہو کہ حکم الہی تمام دیگر احکام کے مقابلہ میں بہترین، اکمل، مکمل ترین اور مبنی بر عدل وانصاف ہے لہذا اس کے سامنے تسلیم ورضا کے جزبہ سے سر اطاعت جھکا دینا واجب ہے۔ ارشاد بار تعالی ہے ''اور جو لوگ یقین رکھتے ہیں ان کے لئے اللہ سے اچھا حکم کس کا ہے؟''

یہ معانی ومطالب قرآن مجید کی اور بھی بہت سی آیات اور رسول اللہ ﷺ کے اقوال وافعال سے ثابت ہیں مثلاً قرآن مجید میں اللہ تعالی نے فرمایا ہے :

فَليَحذَرِ الَّذينَ يُخالِفونَ عَن أَمرِهِ أَن تُصيبَهُم فِتنَةٌ أَو يُصيبَهُم عَذابٌ أَليمٌ ﴿٦٣﴾... سورة النور

''جولوگ ان (پیغمبر ﷺ) کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں، ان کو ڈرنا چاہیئے کہ (ایسا نہ ہو کہ) ان پر کوئی آفت پڑجائے یا تکلیف دینے والا عذاب نازل ہو۔''

اور فرمایا :

فَلا وَرَبِّكَ لا يُؤمِنونَ حَتّىٰ يُحَكِّموكَ فيما شَجَرَ بَينَهُم ﴿٦٥﴾... سورة النساء

''تیرے رب کی قسم وہ ایماندار نہیں ہوسکتے یہاں تک کہ آپس کے جھگڑوں میں تجھے حاکم مان لیں۔''

مزید فرمایا :

اتَّبِعوا ما أُنزِلَ إِلَيكُم مِن رَبِّكُم... ﴿٣﴾... سورة الاعراف

''لوگو جو (کتاب) تم پر تمہارے پروردگار کے ہاں سے نازل ہوئی ہے، اس کی پیروی کرو۔''

نیز فرمایا :

وَما كانَ لِمُؤمِنٍ وَلا مُؤمِنَةٍ إِذا قَضَى اللَّهُ وَرَسولُهُ أَمرًا أَن يَكونَ لَهُمُ الخِيَرَةُ مِن أَمرِهِم... ﴿٣٦﴾... سورة الاحزاب

''اور کسی مومن مرد اور مومن عورت کو حق نہیں ہے کہ جب اللہ اور اس کا رسول کوئی امر مقرر کردیں تو وہ اس کام میں اپنا بھی کچھ اختیار سمجھیں۔''

اور رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک اپنی خواہش کو اس دین کے تابع نہیں کردیتا، جسے میں لایا ہوں۔''

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح ہے، اسے ہم نے صحیح سند کے ساتھ ''کتاب الحجۃ'' میں روایت کیا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا ''کیا یہ بات نہ تھی کہ اللہ تعالی نے جن اشیاء کو حلال قرار دیا تھا وہ (علماء ومشائخ) انہیں حرام قرار دے دیتے تھے تو تم لوگ بھی انہیں حرام سمجھنے لگ جاتے تھے اور وہ جب اللہ تعالی کی حرام کردہ اشیاء کو حلال قرار دیتے تھے تو تم لوگ بھی انہیں حلال سمجھنے لگ جاتے تھے؟ ''حضرت عدی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ''جی ہاں، یہ بات تو تھی۔ ''تو آپ نے فرمایا ''بس یہی ان کی عبادت کرنا ہے۔ ''اسی طرح حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بعض مسائل میں جھگڑا کرنے والوں سے یہ کہا تھا ''قریب ہے کہ تم پر آسمان سے پتھروں کی بارش برسنے لگے کہ جب میں یہ کہتا ہوں رسول اللہ ﷺ نے یہ فرمایا ہے تو تم یہ کہنے لگتے ہو کہ ابوبکر وعمر (رضی اللہ عنہم) نے یہ کہا ہے۔''

تو اس گفتگو کے معنی یہ ہیں کہ بندے پر یہ واجب ہے کہ وہ اللہ اور اس کے رسول کے ارشادات کے سامنے مکمل طور پر سر اطاعت جھکا دے اور اللہ ورسول کے ارشادات کو ہر شخص کے قول پر ترجیح دے۔

یہ اللہ سبحانہ وتعالی کی رحمت وحکمت کا تقاضا ہے کہ اس کے بندوں کے فیصلے اس کی شریعت ووحی کے ساتھ ہوں کیونکہ ایک انسان کو جو ضعف، خواہش، عجز ودرماندگی اور جہالت

جیسے عوارض لاحق ہوسکتے ہیں اللہ تعالی کی ذات گرامی ان سے پاک ہے اور وہ حکیم و علیم ولطیف وخبیر ہے ،اپنے بندوں کے حالات اور ان کی مصلحتوں کو جانتا اور اس بات سے خوب آگاہ ہے کہ بندوں کے حال و مستقبل کے اعتبار سے کون سی بات ان کے لئے موزوں ہے ۔ یہ بھی اس کی تمام رحمت کا اظہار ہے کہ اس نے اپنے بندوں کے تنازعات اور امور زندگی سے متعلق ان کے جھگڑوں کا فیصلہ کرنا اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے تاکہ انہیں عدل ،خیر اور سعادت حاصل ہو بلکہ رضا، راحت اور اطمینان وسکون قلب کی دولت سے شادکام ہوں ،اس لئے کہ بندے کو جب یہ معلوم ہو گا کہ متنازعہ معاملہ میں صادر ہونے والا حکم اللہ خالق و علیم وخبیر کا حکم ہے تو بندہ تسلیم ورضا کا مظاہرہ کرتے ہوئے اسے قبول کرے گا خواہ وہ حکم اس کی اپنی خواہش وارادہ کے خلاف ہی کیوں نہ ہو لیکن اس کے برعکس جب اسے معلوم ہو کہ یہ فیصلہ اسی جیسے کسی انسان کا ہے جو اپنی خواہش وشہوت کا پجاری ہے تو وہ اس فیصلہ پر راضی نہ ہو گا بلکہ وہ اپنے مطالبہ پر ڈٹے ہوئے ،جھگڑے کو جاری رکھے گا اور اس صورت میں تنازعہ بھی کبھی ختم نہ ہو گا بلکہ اختلاف ہمیشہ برقرار رہے گا تو اللہ سبحانہ وتعالی نے جب اپنے بندوں پر یہ واجب قرار دیا ہے کہ وہ اس کی وحی کی روشنی میں اپنے متنازعہ امور کے فیصلے کریں تو یہ بھی اس کی رحمت واحسان کا اظہار ہے ،چنانچہ اس مسئلہ کو اللہ تعالی نے بہت وضاحت وصراحت کے ساتھ اس طرح بیان فرمایا ہے :

إِنَّ اللَّهَ يَأمُرُكُم أَن تُؤَدُّوا الأَمـٰنـٰتِ إِلىٰ أَهلِها وَإِذا حَكَمتُم بَينَ النّاسِ أَن تَحكُموا بِالعَدلِ إِنَّ اللَّهَ نِعِمّا يَعِظُكُم بِهِ إِنَّ اللَّهَ كانَ سَميعًا بَصيرًا ﴿٥٨﴾ يـٰأَيُّهَا الَّذينَ ءامَنوا أَطيعُوا اللَّهَ وَأَطيعُوا الرَّسولَ وَأُولِى الأَمرِ مِنكُم فَإِن تَنـٰزَعتُم فى شَىءٍ فَرُدّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسولِ إِن كُنتُم تُؤمِنونَ بِاللَّهِ وَاليَومِ الءاخِرِ ذ‌ٰلِكَ خَيرٌ وَأَحسَنُ تَأويلًا ﴿٥٩﴾ ... سورة النساء

''اللہ تم کو حکم دیتا ہے کہ امانت والوں کی امانتیں ان کے حوالے کردیا کرو اور جب لوگوں میں فیصلہ کرنے لگو تو انصاف سے فیصلہ کیا کرو تحقیق اللہ تعالی تمہیں بہت خوب نصیحت کرتا ہے ۔ بے شک اللہ سنتا (اور) دیکھتا ہے ۔ مومنو!اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرو اور جو تم میں سے صاحب حکومت ہیں ان کی بھی اور اگر کسی بات میں تم اختلاف واقع ہو تو اگر اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہو تو اس میں اللہ اور اس کے رسول (کے حکم) کی طرف رجوع کرو ۔ یہ بہت اچھی بات ہے اور اس کا مآل (انجام) بھی اچھا ہے ۔''

اس آیت کریمہ کے عمومی مخاطب اگرچہ حاکم ومحکوم اور راعی ورعایا ہیں لیکن ان کے ساتھ ساتھ اس کے مخاطب قضاۃ وحکام بھی ہیں کہ انہیں حکم ہے کہ وہ عدل وانصاف کے ساتھ فیصلہ کریں جیسا کہ مومنوں کو حکم ہے کہ وہ اس فیصلہ کو دل وجان سے قبول کریں جو اللہ تعالی کی شریعت کے مطابق ہو اور جسے اللہ نے اپنے رسول پر نازل فرمایا ہو نیز انہیں حکم ہے کہ تنازع اور اختلاف کی صورت میں وہ معاملہ اللہ تعالی اور اس کے رسول کے سپرد کریں ۔

مسلمان بھائیو!اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالی کی شریعت کے مطابق فیصلہ کرنا اور شریعت الہی سے اپنے مقدمات کا فیصلہ کرانا یہ وہ امر ہے جسے اللہ تعالی اور اس کے رسول نے واجب قرار دیا ہے اور اللہ تعالی کی عبودیت اور حضرت محمد ﷺ کی نبوت ورسالت کی شہادت کا یہی تقاضا ہے اور اس سے یا اس کے کسی جزء سے اعراض موجب عذاب الہی ہے خواہ کوئی بھی حکومت اپنی رعایا کے ساتھ معاملہ میں اس بارے میں کوتاہی کرے یا کسی بھی زمان ومکان کی کوئی مسلمان جماعت عقائد وافکار کے باب میں کوتاہی کرے اور یہ کوتاہی خواہ خاص مسائل میں ہو یا عام میں یا ایک جماعت کے دوسری جماعت کے ساتھ یا ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان کے ساتھ تعلقات میں ،ان تمام صورتوں میں حکم ایک ہی ہے ۔ جب ساری مخلوق اسی کی ہے تو حکم بھی اسی کا چلے گا کہ وہ احکم الحاکمین ہے ۔ وہ شخص ایمان سے محروم ہے جس کا عقیدہ یہ ہو کہ انسانوں کے احکام وآراء اللہ اور اس کے رسول کے حکم سے بہتر یا اس کے مثیل ومشابہ ہیں یا وہ اس بات کو جائز قرار دے کہ شریعت کی بجائے وضعی احکام یا انسانوں کے بنائے ہوئے قوانین پر بھی عمل کیا جاسکتا ہے ،ایسا شخص ایمان سے محروم ہے خواہ وہ یہ عقیدہ بھی رکھے کہ اللہ تعالی کے احکام بہتر ،اکمل اور مبنی برعدل وانصاف ہیں ۔ عامۃ المسلمین ،امراء وحکام اور اہل حل وعقد پر یہ واجب ہے کہ وہ اللہ عزوجل سے ڈریں ،اپنے ملکوں اور اپنے تمام امور ومعاملات میں شریعت الہی کے مطابق فیصلہ کریں تاکہ اپنے آپ کو اور اپنے ملکوں کو دنیا وآخرت میں عذاب الہی سے بچاسکیں اور ان علاقوں سے عبرت حاصل کریں جہاں احکام الہی سے اعراض کیا گیا تو وہ عذاب الہی کی گرفت میں آگئے ،اہل مغرب کی تقلید اور ان کے طریقہ کی پیروی کی وجہ سے اختلاف وانتشار اور بہت سے فتنوں میں مبتلا ہوگئے ،خیر وبھلائی سے محروم ہوگئے اور ایک دوسرے کے خون سے اپنے ہاتھوں کو رنگنے لگے حتی کہ ان کی صورت حال خراب سے خراب تر ہوتی چلی جارہی ہے اور یہ صورت حال اس وقت تک درست نہ ہوگی اور دشمنوں کا سیاسی وفکری تسلط اس وقت تک ختم نہ ہو گا جب تک وہ اپنے اللہ کی طرف رجوع نہیں کرتے اور اس کے بتائے ہوئے اس صراط مستقیم پر نہیں چلتے جسے اس نے اپنے بندوں کے لئے پسند فرمایا ہے ،جس پر چلنے کا اس نے حکم دیا اور جس کے نتیجہ میں ابدی وسرمدی نعمتوں والی جنتوں کا وعدہ فرمایا ہے اور اللہ سبحانہ وتعالی نے کیا سچ فرمایا ہے کہ :

وَمَن أَعرَضَ عَن ذِكرى فَإِنَّ لَهُ مَعيشَةً ضَنكًا وَنَحشُرُهُ يَومَ القِيـٰمَةِ أَعمىٰ ١٢٤ قالَ رَبِّ لِمَ حَشَرتَنى أَعمىٰ وَقَد كُنتُ بَصيرًا ١٢٥ قالَ كَذٰلِكَ أَتَتكَ ءايـٰتُنا فَنَسيتَها وَكَذٰلِكَ اليَومَ تُنسىٰ ١٢٦ ... سورة طه

''اورجو میری نصیحت سے منہ پھیرے گا اس کی زندگی تنگ ہوجائے گی اور قیامت کو ہم اسے اندھا کرکے اٹھائیں گے، وہ کہے گا اے میرے پروردگار تونے مجھے اندھا کرکے کیوں اٹھایا میں تو دیکھتا بھالتا تھا؟ تو اللہ فرمائے گا کہ ایسا ہی (چاہیئے تھا) تیرے پاس ہماری آیتیں آئیں تو، تونے ان کو بھلادیا، اسی طرح آج ہم تم کو بھلادیں گے۔''

اس سے بڑھ کر اور تنگی یا ہو سکتی ہے، جو اللہ تعالی ان لوگوں کو سزا دیتا ہے، جو اس کی نافرمانی کرتے، اس کے اوامر پر لبیک نہیں کہتے بلکہ اللہ رب العالمین کے احکام کے بجائے ایک کمزور مخلوق کے احکام کے مطابق عمل کرتے ہیں۔ اس شخص سے بڑھ کر بیوقوف اور کون ہوسکتا ہے جس کے پاس حق بات کرنے، امورومعاملات میں فیصلہ کرنے، راستہ واضح کرنے اور گمراہ کو راہ راست پر لانے کےلئے کتاب اللہ موجود ہو لیکن وہ اسے ترک کرکے کسی آدمی کے اقوال کو یا کسی حکومت کے نظام کو لے لے۔ کیا ایسا کرنے والوں کو یہ معلوم نہیں کہ ان کے اس عمل کی وجہ سے دنیا وآخرت کا خسارہ ان کے مقدر میں ہے، وہ نہ تو دینا میں فلاح وسعادت ست ہمکنار ہوسکیں گے اورنہ روز قیامت عذاب الہی سے بچ سکیں گے کیونکہ اللہ تعالی نے جسے حرام قراردیا تھا، اسے انہوں نے حلال ٹھہرالیا اور اس نے جسے واجب قرار دیا تھا، اسے انہوں نے ترک کردیا۔ میں اللہ تعالی سے یہ دعا کرتا ہوں کہ قوم میری اس بات سے نصیحت حاصل کرے، اپنے حالات پر غوروفکر کرے اور جو کچھ اس نے کیا ہے اس کا جائزہ لے کر رشدوہدایت کی طرف پلٹ آئے اور اللہ تعالی کی کتاب اور رسول اللہ ﷺ کی سنت کو تھام لے تاکہ وہ صیح معنوں میں حضرت محمد ﷺ کی امت بن سکے اور اس کا نام آج بھی اوام عالم میں اسی طرح بلند ہو جس طرح سلف صالح اور اس امت کے قرون اولی کے مسلمانوں کا نام بلند ہوا تھا جس کی وجہ سے وہ زمین کے بادشاہ اور دینا ی کے رہنما بن گئے تھے اور بندگان الہی ان کے تابع فرمان تھے اور یہ سب کچھ تیجہ تھا اس فتح ونصرت الہی کا جس سے اللہ تعالی نے اپنے ان ایمان دار بندوں کو سرفراز کرتا ہے، جو اللہ اور اس کے رسول کے ارشادات کے سامنے سر تسلیم خم کردیتے ہیں۔ اے کاش! کہ میری قوم کے لوگوں کو یہ معلوم ہوجائے کہ انہوں نے کس قدر قیمتی خزانے کو ضائع کردیا، کس قدر سنگین جرم کا ارتکاب کیا اور اپنی امت کو کس بلاء اور مصیبت میں بتلا کردیا ہے، ارشاد باری تعالی ہے

وَإِنَّهُ لَذِكرٌ لَكَ وَلِقَومِكَ وَسَوفَ تُسـَٔلونَ ٤٤ ... سورة الزخرف

''اور یہ تمہارے اور تمہاری قوم کےلئے نصیحت ہے اور (لوگو) تم سے عنقریب پوچھا جائے گا۔''

اور رسول اللہ ﷺ کی ایک حدیث میں ہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ جب آخرزمانے میں لوگ قرآن مجید سے بے نیاز ہوجائیں گے، اس کی تلاوت سے اعراض کریں گے اور اس کے احکام کو نافذ نہ کریں گے تو اللہ تعالی قرآن مجید کو سینوں اور صحیفوں سے محو کردے گا۔ لہذا مسلمانو! خبردار رہو اور احتیاط کرو کہیں ان بداعمالیوں کی وجہ سے تم یا تمہاری آنے والی نسلیں اس عظیم مصیبت سے دوچار نہ ہوجائیں۔ میری اس نصیحت کی مخاطب وہ مسلمان اقوام بھی ہیں، جو دین کو جانتی اور اللہ رب العالمین کی شریعت کو پہچانتی ہیں لیکن اختلاف وتنازعات کے وقت وہ شریعت الہی کے بجائے ایسے انسانوں کی طرف رجوع کرتی ہیں جو عرف وعادات کی بنا پر فیصلے کرتے ہیں یا جاہلیت اولی کے لوگوں کی مشابہت اختیار کرتے ہوئے محض مقفع عبارتوں کی بنیاد پر فیصلے کرتے ہیں۔ امید ہے جس انسان تک میری یہ نصیحت پہنچے گی، وہ اللہ تعالی کی بارگاہ قدس میں توبہ کرے گا، ان حرام افعال کے ارتکاب سے رک جائے گا، جو کوتاہی ہوئی ہے اس پر توبہ واستغفار اور ندامت کا اظہار کرے گا اپنے بھائیوں اور گردوپیش کے لوگوں کو جاہلیت کی عادتیں چھوڑدینے کی تلقین کرے گا، شریعت کے مخالف ہر قسم کے عرف وعادت کو خیرباد کہہ دے گا کہ توبہ کرنے سے سابقہ تمام گناہ معاف ہوجاتے ہیں، گناہ سے توبہ کرنے والا اس طرح ہے جیسا کہ اس نے کوئی گناہ کیا ہی نہ ہو۔ حکمرانوں کو بھی چاہیئے کہ وہ حق کی وعظ ونصیحت کرتے رہیں، حق کو بیان کرتے رہیں، مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ اپنی زمام اقتدار نیک لوگوں کے ہاتھ میں دیں تاکہ اللہ تعالی کے حکم سے انہیں خیروبھلائی حاصل ہو اور بندگان الہی اللہ تعالی کی دشمنی اور اس کی نافرمانی کے ارتکاب سے باز رہیں۔ آج مسلمان اللہ تعالی کی رحمت کے شدید محتاج ہیں، اللہ تعالی کی رحمت ہی سے ان کے حالات میں تبدیل آئے گی اور ذلت ورسوائی کی یہ زندگی عزت وشرف کی زندگی سے بدل جائے گی۔ اللہ تعالی کے اسماء حسنی وصفات علیا کے واسطہ سے اس سے سوال ہے کہ وہ مسلمانوں کے دلوں کو کھول دے تاکہ اس کے کلام کو سمجھیں، اس کی طرف متوجہ ہوں، اس کی شریعت پر عمل پیرا ہوں، مخالفت شریعت اقوال واعمال سے اجتناب کریں اور حسب ذیل ارشاد باری تعالی پر عمل کرتے ہوئے اس کے حکم کی پابندی کری:

إِنِ الْحُكْمُ إِلَّا لِلَّهِ أَمَرَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ ذَٰلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ٤٠ ... سورة يوسف

''اللہ کے سوا کسی کی حکومت نہیں ہے اس نے ارشاد فرمایا ہے کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو، یہی سیدھا دین ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔''

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

مقالات وفتاویٰ

ص107

محدث فتویٰ